مولوی محمد حنیف ملّی ۔ نقیب پٹنہ

یوسف سلام سے ایک انٹرویو

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانوں سے

ہم ان صفحات پر نومسلم انگریز یوسف اسلام کا ایک انٹرویو دے رہے ہیں جسے قطر سے شائع ہونے والا رسالہ الامۃ کے خصوصی کالم نگار محمود دخانی نے لیا ہے جو ایک طرف اس وقت کے معاشرتی بے چینیوں سے پردہ اٹھاتا ہے تو دوسری طرف اسلام کی حقانیت اور ابدی دین حق ہونے کی زریں حقیقت کو بھی بے نقاب کرتا ہے ۔ یوسف اسلام اس وقت عربی اور انگریزی صحافت کے لئے بڑی توجہ کا باعث بنے ہوتے ہیں ۔ انہوں نے موسیقی کے باکمال اور ماہر فن ہوکر کیوں اسلام قبول کیا ۔ یہ انٹرویو ان ہی کی زبان سے ملاحظہ فرمایئے ۔

آپ کے مسلمان ہونے کی بنیادی اور اہم وجہ کیا ہے ؟

میرے مسلمان ہونے کا پہلا اور آخری سبب صرف قرآن کریم ہے ۔ میں قرآن کے دروازے سے اسلام میں داخل ہوا ۔ میں نے قرآن کے انگریزی ترجمے پڑھے ۔ اور جتنا پڑھتا گیا اس کے سمجھنے کا شوق بھی بڑھتا گیا ۔

قرآن پاک پڑھتے وقت آپ کو کس چیز کی تلاش تھی ؟

میں حقیقت کی تلاش میں تھا ۔ میں نے دوسرے مذاہب کا بھی خوب مطالعہ کیا ان کی مذہبی کتابیں پڑھیں ۔ لیکن مجھے کہیں تسکین نہ ہوئی ۔ یہ حقیقت مجھے قرآن سے ملی اور دوسرے مذاہب کی طرح اسلام کسی خاص وقت اور خطہ کے لئے نہیں ہے ۔ دوسرے مذاہب حالات سے ہم آہنگ نہیں ہیں ۔ اسلام زندہ جاوید مذہب ہے ۔ اس میں ہر زمانہ کے تمام مسائل حل کرنے کی استعداد پورے طور پر موجود ہے ۔ قرآن ہی وہ کتاب ہے حقیقت جاننے کے لئے ہر معیار پر تمام انسانوں کو مخاطب کرتا ہے اور میں نے اس راز کو پالینے کے بعد خود کو بھی پالیا ۔

قرآن کریم کی کوئی ایسی مخصوص آیت بتایئے جس نے آپ کو اسلام کے لئے آمادہ کیا ہے ؟

ویسے تو بے شمار آیتیں ہیں خصوصاً وہ آیات جو خدا کے اسماء حسنیٰ اور صفات باری کو بتاتی ہیں کہ خدا ایک ہے ۔ حکیم و دانا ہے ۔ قادر و توانا ہے ۔ ان آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی زندگی میں وہی مقصود ہے اور اس

دنیا میں خدا کے وجود کا یہی مفہوم ہے۔ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا قرآن کریم ہی نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اسی وقت ان پر ایمان لے آیا اور ان کے لائے ہوئے دین کا یقین بھی دل میں جم گیا۔ اور یہ عقیدہ بھی پختہ ہوگیا کہ قرآن کسی انسان کا نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانوں تک پہنچا ہے۔

مسلمان ہونے کے بعد آپ کا عزیزوں اور قرابت داروں کے ساتھ آپ کا سلوک کیسا ہے ؟

قرابت اور رشتہ داری میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس لئے کہ مسلمان ہونے کے ناطے میں تعلقات ختم نہیں کر سکتا۔ ہاں میری اور خاندان والوں کے طرز زندگی میں قابل لحاظ فرق ہے۔ خدا نے مجھے ان کو بھی دین کی دعوت دینے کی توفیق دی وہ بھی اس حقیقت کو مانتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ وہ شراب نہیں پیتے برائی سے بچتے ہیں۔ ہاں اتنا ہے کہ اسلام ان کی عملی زندگی سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ میرے اور بیوی کے سوا خاندان میں کوئی نہیں جن کی زندگی حقیقی اور عملی اسلام کا نمونہ ہو۔

آپ کے دیرینہ دوستوں پر مسلمان ہونے کا کیا ردعمل ہے کیا آپ ان سے کنارہ کش ہیں ؟

یوں تو میرے کوئی زیادہ دوست نہیں ہیں۔ میرے اسلامی دوست تو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہاں میرا ایک گہرا دوست ہے جس سے میرے قدیم روابط ہیں۔ میں نے جب اسلام قبول کیا تو دوست کو بھی اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع دینا ضروری سمجھا مگر جب اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو تعلق خود بخود ختم ہوگیا۔ وہ چونکہ شراب کا بھی رسیا تھا اس لئے میں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

قبول اسلام کے بعد جو انفرادی اور اجتماعی دشواریاں تھیں وہ کیا ہیں ؟

مشکلات کا کیا پوچھنا۔ دشواریاں تو اسلام لانے ہی کا نتیجہ ہیں۔ اس راہ میں قرآن ہی صرف میرا رہنما ہے زندگی گذارنے کے اگرچہ اور راستے بھی تھے لیکن اسلام کے سوا مجھے سب مہمل اور ناقص نظر آتے ہیں۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ ہر اچھی چیز کے قبول کرنے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان ہونے کے بعد بھی مجھے غیر معمولی مجاہدے سے گذرنا ہوگا۔

اپنے خاندان کو دین سکھانے کے لئے آپ نے کوئی نظام بھی مقرر کیا ہے ؟

جی ہاں ! ہم لوگ روزانہ علی الصبح قرآن پڑھتے کبھی مغرب کے بعد بھی تلاوت کرتے، علاوہ ازیں اسلامی لٹریچر بھی پڑھتے ہیں۔ پھر اسے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے بھی سنتے ہیں۔ دوستوں سے ملاقات کے ساتھ اسلام اور اسلامی مسائل پر تبادلہ خیال بھی کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہم ہفتہ میں ایک مرتبہ مسجد میں جمع بھی ہوتے ہیں۔ جس میں میری اہلیہ بھی شرکت کرتی ہے۔ اسی مسجد میں اعادہ سبق کے لئے مجھے اپنے استاد کا بھی انتظار ہوتا ہے جس سے میں عربی

زبان سیکھتا ہوں۔ میں اکثر یہ بھی سوچتا ہوں کہ سبق آموز قصہ کے طور پر سہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کتابی شکل میں ترتیب دوں اس میں جو واقعات درج ہوں وہ صحت اور اعتماد کا اعلیٰ معیار رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ اکثر قصے غلو اور اسرائیلی روایات سے بھرے ہوتے ہیں۔

اچھا یہ بتائیے آپ تفسیر کی کون سی کتاب پڑھتے ہیں؟

میرے پاس عربی کی کوئی تفسیر تو نہیں ہے۔ ہاں پاکستان کی چھپی ہوئی ایک بہترین انگریزی تفسیر ہے لیکن میں جتنا قرآن، اس کے اسلوب اور آیات سے متاثر ہوا ہوں اتنا ان تفسیروں سے نہیں ہوا اس لئے اصل زبان اور متن مقصد کو سمجھانے میں جتنا بڑا کردار ادا کرتی ہے ترجمہ نہیں کر پاتی۔

اس وقت آپ کی دینی اور ملی سرگرمیاں کیا ہیں؟

یہاں مسجد میں دوستوں کی ایک جمعیت قائم ہے۔ جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسجد ہماری زندگی کا مرکز ہو مگر بڑے دکھ کی بات ہے کہ ہم مسجد میں تو جاتے ہیں لیکن ہماری نگاہیں باہر کی چیزوں پر ہوتی ہیں۔ ہم مسجد میں رہ کر اندر آنے اور جانے والی عورتوں کو تکتے رہتے ہیں۔ اس قسم کی غیر اسلامی حرکتوں سے مسجد کو پاک کرنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ یہ مسجد اصلاح حال و دل کے ساتھ ہم سب لوگوں کے لئے وحدت خیال و شعور کا اہم اور بنیادی مرکز بنیں۔

احباب کی اس جمعیۃ کا مقصد اور نظام العمل کیا ہے؟

اس علمی مجلس کو قائم ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے میں اس فکر میں ہوں کہ برطانوی مسلمانوں سے رابطہ قائم کر کے کوئی نظام عمل بھی بناؤں۔ اس لئے کہ مسجد میں صرف نماز کے لئے آنا کافی نہ ہوگا۔ بنا بریں ہم نے طے کیا ہے کہ مسجد میں آتے ہی پہلا کام تلاوت قرآن ہو۔ الحمد للہ اس میں ہمیں نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ ہر روز کچھ نئے چہرے نظر آتے ہیں ہم ان کے سامنے قرآن کریم پڑھ کر عام فہم اور مختصر انداز میں آیات کی تفسیر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں احادیث بھی پڑھی جاتی ہیں۔ ہر سنیچر کو نماز فجر کے بعد ذکر اور تلاوت کے لئے بھی دوستوں کا ایک جوڑ ہوتا ہے اور ایک نشست جمعرات کے دن ہوتی ہے۔ جس میں تبلیغ و دعوت پر خصوصیت سے زور دیا جاتا ہے۔

آپ کی نظر میں اسلام کا مستقبل برطانیہ میں کیا ہے؟

اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ یہاں ایشیا کے مسلمانوں کی طرف سے کچھ اندیشے لاحق ہیں جنہوں نے اسلام کو صحیح سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ان میں بہت سے تو ایسے ہیں جنہیں انگریزی زبان نہیں آتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ برطانوی معاشرہ سے کٹے ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو متاثر بھی نہیں کر سکتے۔ علاوہ ازیں بڑی تعداد ایسے مسلمانوں کی ہے جن کی زندگی اسلام کا سچا نمونہ نہیں پیش کرتی۔ وہ کھلے عام شراب خانوں اور عیاشی کے اڈوں پر آتے جاتے ہیں۔ پھر مسلم ملکوں کی باہمی جنگی کا بھی نقصان دہ اور گہرا اثر پڑ رہا ہے۔

یہ تو ایشیائی مسلمانوں کا حالِ زار ہے اچھا یہ بتائیے کہ برطانوی مسلمانوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟

میں برطانوی نہیں صرف مسلمان ہوں۔ مجھے برطانیہ سے نہیں اسلام سے نسبت ہے۔ میرے نزدیک نسل اور قومیت کی اہمیت نہیں ہے۔ بلکہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری زندگی اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو جائے۔ اس لئے کہ خود میرا حال قرنِ اولیٰ کے مسلمانوں سے کسی طرح بھی مختلف نہیں ہے۔ جو پہلے آغوشِ جہالت میں تھے پھر اسلام لائے لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ غیروں سے کہیں زیادہ اپنوں کو دعوت دیں۔

ذرا اس کی بھی وضاحت فرمادیجئے کہ غیر مسلموں میں آپ کی سرگرمیاں کیا ہیں ؟

مختلف یونیورسٹیوں میں لیکچر دیتا ہوں جس میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں۔ میری تقریریں بڑی حد تک ان کے لئے جذب وکشش کا باعث ہوتی ہیں۔ اور وہ ایسے پروگراموں میں پہلے سے زیادہ تعداد میں حاضر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اخبارات اور ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعے مذہب میں تقابلی مطالعہ کے لئے بھی مجھے اظہارِ خیال کا موقع ملتا ہے میری انتہائی سعی ہوتی ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر کچھ باتیں غیر مسلموں سے بھی کر لوں۔ میں ٹی وی کو اس لئے ترجیح دیتا ہوں تاکہ غیر مسلم مسجد کی بے حرمتی نہ کر سکیں۔ اس لئے کہ وہ جب اسلام کو سمجھنے کے لئے مسجد میں آتے ہیں تو اسے میوزیم یا ایک نمائش گھر سمجھ کر احترام نہیں کرتے جس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

کیا آپ چاہیں گے کہ تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اور عرب دنیا کے لئے خصوصاً آپ کی طرف سے کوئی پیام نو ہو ؟

میرا پیغام تو بس یہ ہے کہ صحیح قرآن پڑھنے کی دعوت دی جائے ہمیں چاہئے کہ قرآن کی زبان سیکھیں اور سمجھیں اپنی ہدایت کو کافی نہ سمجھیں بلکہ ہمارا مشن دوسروں کو دعوت دینا بھی ہو کیونکہ نبیوں کا یہی مشن ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے ہدایت خدا کی طرف سے ہے۔ دعوت وتبلیغ میں کوتاہی نہیں ہونا چاہئے۔ کیا عجب ہے کہ ہمارے ان جملوں اور باتوں میں دوسروں کے لئے ہدایت پوشیدہ ہو۔ عربوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ شوخی اور شاہانہ زندگی سے دور بھاگیں جو ایک مسلمان کے لئے کسی طرح زیب نہیں اپنی لیڈرشپ اور قیادت کی طرف لوٹ چلیں۔ کہ وہ اس روئے زمین پر امت دعوت اور امت اجابت ہیں۔

موسیقی چھوڑ کر آپ نے کافی خسارہ اٹھایا ہے جتنا آپ موسیقی سے کماتے تھے اب اس کا موقع کہاں ہے ؟

مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ صحیح یہ ہے کہ جس نے خدا کو پالیا اس کا رتی برابر خسارہ نہیں ہوا۔

کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام سے مشرف ہونے کے بعد آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ؟

میں اسلام کو سب سے بڑا شرف اور سعادت سمجھتا ہوں اور مصیبتیں تو اس دنیا کی خصوصیت ہے ایک بندہ مومن کی سب سے بڑی راحت تو خدا سے ملاقات اور اس کا دیدار ہے جس کے سامنے تمام مصائب ہیچ ہیں ـــ تمام مذاہب میں آپ نے اسلام کو ہی پسند کیوں کیا ؟ ـــ اس لئے کہ یہی سچا مذہب ہے اور قرآن سچی کتاب ہے جس میں آج تک کسی عالم یا غیر عالم نے کوئی ادنیٰ سی فروگذاشت اور تضاد نہیں ثابت کیا اس سے بڑھ کر تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے جو امور ضروری ہیں وہ سب قرآن پاک میں قیامت تک کے لئے مذکور اور موجود ہیں ✿